محمد طیب
۱۲۸۲
۱۳ / ۲ / ۲ / ۲۷
۲۱ / ۲ / ۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علمائے کرام سے ایک اہم مسئلے کے بارے میں رہنمائی مطلوب ہے

آج کل انٹرنیٹ پر ڈیجیٹل کرنسی کی کئی کمپنیاں کام کررہی ہیں بقول انکے اک ایسا دور آنے والا ہے یا آچکا ہے جب دنیا میں کاغذ کے نوٹ ختم ہو جائیں گے اور اسکی جگہ ڈیجیٹل کرنسی لے لیگی۔ اور واقعی دنیا کے بڑے بڑے بینکوں نے اس کرنسی کو قبول بھی کرلیا ہے۔ اور وہ رجسٹرڈ ہو چکی ہے ان کمپنیوں میں ایک کمپنی ون کوائن (onecoin) کے نام سے کام کررہی ہے جو اپنی ایک ڈیجیٹل کرنسی متعارف کروارہی ہے اور بہت سارے لوگ نفع کمانے کی غرض سے دھڑا دھڑ اس کمپنی کے ممبر بنتے جارہے ہیں

اس کمپنی کا ماننا ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی تبھی عام ہوگی جب لوگ اسکو استعمال کرنا شروع کردیں گے۔ اسلئے اس کمپنی نے لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کیلئے اس میں سرمایہ کاری کرنے پر کئی منافع بخش طریقے فراہم کئے ہیں

پہلا طریقہ:

منافع حاصل کرنے کا پہلا طریقہ یہ ہے کہ جو اس کمپنی کی رکنیت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے ۱۰۰ یورو سے لیکر 28000 یورو تک میں کوئی ایک پیکیج حاصل کرنا ہوتا ہے کمپنی ان پیکجز کو (ایجوکیشن یا تعلیمی پیکیج کا نام دیتی ہے) اس کے ساتھ ساتھ ان پیکجز کے بدلے کمپنی اس ممبر کو ٹوکن بھی دیتی ہے ان ٹوکنوں کی تعداد ہر پیکیج کے حساب سے الگ الگ ہے پھر کچھ عرصہ تقریباً ۹۰ دن گزرنے کے بعد کمپنی ان ٹوکنوں کو دگنا کردیتی ہے۔

ٹوکن دگنا ہونے کے بعد ممبران کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ ان ٹوکنوں کو ڈیجیٹل کوائنز (سکوں) میں تبدیل کروالیں جو کمپنی فری میں کرکے دیتی ہیں ڈیجیٹل کوائنز حاصل کرنے کے بعد پھر صارف کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ ان کوائنز کو بیچ سکے۔ اس طرح صارف کو تقریباً دگنا فائدہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ کوائنز اچھی قیمت میں بک جاتے ہیں۔

دوسرا طریقہ، منافع حاصل کرنے کا دوسرا طریقہ Compensation Plan کا ہے جو کہ اختیاری ہے لازمی نہیں یعنی اگر کسی کو فائدہ حاصل کرنا ہو تو وہ اس طریقے کو اختیار کرے ورنہ نہیں پھر اسکی بھی تین صورتیں ہیں

پہلی صورت Direct sale کی ہے

یعنی جو بندہ کمپنی کی رکنیت حاصل کر لے اور اس کے بعد کسی کو بھی کمپنی کے بارے میں بتائے اور وہ بندہ اس کے اکاؤنٹ کے تحت کمپنی کا ممبر بن جائے تو وہ نیا آنے والا ممبر جتنے پیسوں کی سرمایہ کاری کرتا ہے اس کا دس فیصد (10%) کمپنی پہلے والے ممبر کو دیتی ہے جو اس کے آنے کا سبب بنا اور یہ ادائیگی ایک دفعہ ہوتی ہے —

دوسری صورت Network Bounus کی ہے (نیٹ ورک بونس)

اس صورت میں کسی بھی ممبر کے تحت دائیں اور بائیں جانب جتنے بھی لوگ بالواسطہ یا بلاواسطہ ممبر بنتے ہیں ان کی ہفتہ وار مجموعی سرمایہ کاری کا دس فیصد حصہ کمپنی اس پہلے ~~والے~~ درجے والے ممبر کو ادا کرتی ہے جن کے نیچے ان کی رکنیت واقع ہوتی اور یہ ادائیگی کمپنی ہفتہ میں ایک دفعہ کرتی ہے۔

(3) تیسری صورت matching Bounus کی ہے

اس کی تفصیل یہ ہے کہ کوئی ممبر رکنیت حاصل کرنے کے بعد جن لوگوں کو ڈائریکٹ سپانسر کرکے کمپنی کا ممبر بنواتا ہے تو اسکو کمپنی کی اصطلاح میں First generation (پہلی نسل) کہتے ہیں۔ اور پہلی نسل یا درجے والے جن لوگوں کو ڈائریکٹ سپانسر کرکے کمپنی میں لاتے ہیں وہ پہلے والے ممبر کی دوسری نسل کہلاتے ہیں اسی طرح تیسری اور پھر چوتھی نسل تک سلسلہ ہوتا ہے

تو پہلی نسل یا درجے کے ممبر ہفتہ وار Bounus سے جتنا کماتے ہیں اس کا دس فیصد پہلے والے ممبر کو ملتا ہے اسی طرح دوسری تیسری اور چوتھی نسل والوں کی ہفتہ وار کمائی کے حساب سے پہلے والے رکن کو ملتا رہتا ہے اور یہ Maching Bonus ہفتے میں ایک دفعہ اور چار نسلوں یا درجوں تک دس فیصد کے حساب سے ملتا ہے چار سے زیادہ نہیں

اس کے علاوہ کمپنی کبھی کبھار ڈیجیٹل کرنسی (Coins) کے حامل ممبران کے لئے ایک اور اضافی بینیفٹس بھی کرتی ہے کہ کمپنی میں ان کے جتنے بھی کوائنز موجود ہیں مقررہ تاریخ کو وہ تعداد دگنی ہو جائیگی۔

اس کے ساتھ ساتھ کئی ایک قسم کے بونس اور ایوارڈ مختلف ممبران کو وقتاً فوقتاً ان کے کارکردگی کے حساب سے دیتی ہیں

برائے مہربانی اس ساری تفصیل کی روشنی میں چند سوالات کے جوابات مرحمت فرمائیں

سوال نمبر (1)

اس کمپنی میں منافع حاصل کرنے کا جو پہلا طریقہ مذکور ہے
اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سوال نمبر (2)

منافع حاصل کرنے کے دوسرے طریقے کی تین صورتیں ہیں ہر ہر صورت
کا شرعی حکم کیا ہے؟

سوال نمبر (3)

تمام ممبران کے کوائنز کو کسی مقررہ تاریخ پر دگنا کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے

سوال نمبر (4)

اہم سوال یہ ہے کہ اگر کوئی اس کمپنی میں صرف کوائنز حاصل کرنے کیلئے
رکنیت حاصل کرلے اور Networking کے ذریعے مزید لوگوں کو رکن
نہ بنائے تو کیا شرعاً ایسا کرنا صحیح ہوگا؟

سوال نمبر (5)

عمومی طور پر اس کمپنی میں سرمایہ کاری کرنا شریعت اسلامیہ کی نظر میں کیا ہے؟

نوٹ،

برطانیہ میں مقیم کافی علماء اور مفتیان کرام اس کمپنی کی رکنیت
حاصل کرکے اس بزنس کو اختیار کر چکے ہیں اور ان کے پاس برطانیہ
کے کسی مفتی صاحب کا فتویٰ بھی ہے جس کے تحت وہ اس بزنس کو
بالکل جائز کہہ رہے ہیں یہ فتویٰ درج ذیل لنک پر دستیاب ہے

Http://amjadmohammed.com/documents/Fatwa/Is%20the%
20coin%20compensation%20plan%20permissible%20to%20join%
20according%20to%20the%20shar%C4%AB%CA%BFA%20%20

updated-pdf

نام = گلاب خان
0324-2626496
اورنگی ٹاؤن کراچی

(شکریہ)

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ کسی کرنسی کا قائمقام اور اصطلاحی ثمن ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اس علاقہ کی حکومت اور اسٹیٹ کی جانب سے اس کرنسی کو سکہ اور ثمن تسلیم کرکے اس کو تمام معاملات (لین دین) کا درجہ دے اور لوگوں کا اس میں رغبت اور بہت چلان ہونا ضروری ہے

مذکورہ ڈیجیٹل کرنسی نہ تو کسی حکومت کی طرف سے تسلیم شدہ کرنسی ثمن ہے اور نہ ہی تمام لوگوں میں اس کا رواج ہے لہٰذا اسکی ثمنیت قابل اعتبار نہیں ہے اور محض چند ٹوکن جن کی کوئی مالیت حیثیت فی الواقع نہیں ہے اس کی قیمت ۱۰۰ یورو سے 28000 تک یہ مقرر کرنا درست نہیں ہے، نیز اگر ان کرنسیوں کو ثمن بھی مان لیں تو ثمن کا آپس میں تبادلہ کرتے وقت ایک ہی مجلس میں قبضہ ضروری ہے جبکہ مذکورہ کمپنی ٹوکن دینے کے ۹۰ دن بعد ان ٹوکنوں کو دگنا کرکے ڈیجیٹل کوائنز (سکوں) میں تبدیل کرکے دیتی ہے تو یہ بھی بیع صرف میں ادھار کی ایک صورت ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے لہٰذا سوال میں مذکورہ منافع کا پہلا طریقہ بھی ناجائز ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہے

والمالیۃ تثبت بتمول الناس کافۃ
او بعضھم والتقوم یثبت بھا
وباباحۃ الانتفاع بہ شرعاً

(ج: ۴/ ۵۰۱/ ط ایم سعید)

وفیہ ایضاً:

ھو مبادلۃ شیء مرغوب فیہ بمثلہ
علی وجہ مفید مخصوص

(ج: ۴/ ۵۰۲/ ط، ایم سعید)

بدائع الصنائع میں ہے

وأما الشرائط (فمنها) قبض البدلین
قبل الإفتراق، لقوله علیه الصلوٰة
والسلام فی الحدیث المشهور
والذھب بالذھب مثلاً بمثل
یداً بید والفضة بالفضة مثلاً بمثل
ید بید (الحدیث)

(فصل فی شرائط الصرف ج ۵/۲۱۵)

۲۔ مذکورہ کمپنی کے منافع حاصل کرنے کا دوسرا طریقہ جس کی تین صورتیں ہیں یہ تینوں صورتیں دراصل کمیشن کے تحت آتی ہیں اور کمیشن کی اسلامی معیشت میں مستقل تجارتی حیثیت نہیں ہے اس لئے کہ جسمانی محنت (جو کہ تجارت کا ایک اہم جزء ہے) کے غالب عنصر سے خالی ہونے کی بناء پر فقہاء کرام نے اصولاً اس کو ناجائز قرار دیا ہے، لیکن لوگوں کی ضرورت اور تعامل کی وجہ سے اس کی محدود اور مشروط اجازت دی ہے، بظاہر مذکورہ کمپنی کا مقصد زیادہ سے زیادہ لوگوں کا سرمایہ اپنے کاروبار میں لگا کر اور ممبر ممبر سازی کرکے زیادہ سے زیادہ رقم حاصل کرنا اور اس حاصل ہونے والی رقم سے لوگوں کو کمیشن فراہم کرنا ہے، لہذا اس کمپنی سے معاملہ کرنا اور اس میں سرمایہ کاری کرکے منافع حاصل کرنا جائز نہیں ہے، چونکہ اس کمپنی کے کوائنز اور ٹوکن خریدنا جائز نہیں ہے اسی طرح اس کمپنی کے ممبرین کو مذکورہ تینوں صورتوں (Network Bonus، Direct Sale اور Matching Bonus) کے ذریعے کمیشن حاصل کرنا بھی درست نہیں ہے۔

(جاری)

فتاوی شامی میں ہے

والربح إنما يستحق بالمال أو بالعمل
أو بالضمان.

(كتاب المضاربة، ٥/٦٤٦، سعيد)

وفيه أيضاً

سئل عن محمد بن سلمة عن أجرة
السمسار: فقال أرجو أنه لا بأس
به وإن كان في الأصل فاسداً
لكثرة التعامل وكثير من
هذا غير جائزة

(مطلب في أجرة الدلال، ٦/٦٣، سعيد)

الأشباه والنظائر میں ہے

ما أبيح للضرورة يقدر بقدرها

(القاعدة الخامسة الضرر يزال صفحہ ٨٧ قديمی)

وفيه أيضاً

وصرح به في فتاوى قارئ
الهداية ثم قال والعقد إذا
فسد في بعضه فسد في
جميعه.

(القاعدة الثانية ص ١١٧ قديمی)

(۳) ـــــ مذکورہ کمپنی کے کوائنز (سکوں) کا حصول اور ان کی خرید و فروخت چونکہ ناجائز ہے اسی طرح ان کوائنز کو دگنا کر کے بیچنا بھی ناجائز ہے۔

البنایۃ شرح الھدایۃ میں ہے

إن فساد العقد فی البعض إنما
یوثر فی الباقی إذا کان المفسد مقارنًا

(ج: ۸/ ۱۷۷)

نیز ان کوائنز (سکوں) کی زیادتی بلا عوض ایک عقد میں لازم ہونے کی وجہ سے بھی جائز نہیں ہے

فتاویٰ شامی میں ہے:

(فصل) ولو حکمًا فدخل ربا النسیئۃ
والبیوع الفاسدۃ فکلھا من الربا
فیجب رد عین الربا ولو قائما لا رد ضمانہ
لانہ یملک بالقبض فیہ وبحد
(خال عن عوض) ..... مشروط ذالک
الفضل لاحد العاقدین) - الخ

(ج: ۲، ۱۶۸، ۱۶۹، سعید)

۵۔ ـــــ مذکورہ کمپنی کا ٹوکن اور کوائنز کا لین دین کرنا چونکہ ناجائز ہے اس لیئے اگر کوئی اس کمپنی میں صرف کوائنز حاصل کرنے کیلئے ٹرکنیت حاصل کرے اور نیٹ ورکنگ (Networking) کے ذریعے اگرچہ ممبر سازی نہ کرے تب بھی ان کوائنز کو خرید نا جائز نہیں ہے۔

نیز اس طرح کے مشکوک کمپنی کے کاروبار میں سرمایہ کاری کرنا بھی

(جاری ہے)

درست نہیں ہے اس لئے کہ شریعت اسلامیہ میں کاروبار اور لین دین کا مدار معاملات کی صفائی اور دیانت و امانت پر ہے اور فرضی چیزوں کے بجائے اصلی اور حقیقی چیزوں کی خرید و فروخت اور حقیقی محنت پر زور دیتی ہے اور مفتی احمد صاحب کے فتوی سے یہ بھی بات واضح ہوتی ہے کہ (ون کوائن one coin) کمپنی کے معاملات صاف اور واضح نہیں ہیں لہذا ان سے اجتناب کرنا ضروری ہے

تفسیر کبیر میں ہے:

قال بعضهم الله تعالى إنما
حرم الربا حيث أنه يمنع الناس
عن الاشتغال بالمكاسب......
فلا يكاد يتحمل المشقة والكسب
والتجارة والصناعات الشاقة

(التفسير الكبير للرازي: سورة البقرة ۷/۹۱، ایران)

احکام القرآن میں ہے

نهى لكل أحد عن أكل مال نفسه
ومال غيره بالباطل وأكل مال
نفسه بالباطل انفاقه في
معاصي الله وأكل مال الغير بالباطل
قد قيل فيه وجهان أحدهما
قال السدي وهو أن يأكل بالربا
والقمار والبخس والظلم

(جاری ہے)

وقال ابن عباس رضي الله تعالى عنه
والحسن رحمه الله تعالى أن يأكله
بغير عوض
(ج: ۲، ۲۱۶، دار الكتب العلمية بيروت)
(فقط والله أعلم)

كتبه
محمد طيب حيدري
المتخصص في الفقه الاسلامي
بجامعة العلوم الاسلامية علامه
محمد يوسف بنوري تاؤن كراتشي
۱۵، ۳، ۱۴۳۸
۱۵، ۱۲، ۲۰۱۶

الجواب صحيح
محمد شفيق عارف
۱۵ / ۳ / ۱۴۳۸ھ

الجواب صحيح
محمد عبد الرحمن